بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

قیمت ازغرباء وطلباء وغیر مذاہب عا ۱۲ ؎	آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	کہ ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان

قیمت ازمعاونین صہ — قادیان میں عاہ — گورنمنٹ عہ

مورخہ ۹ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۴۲)

دوا ہیں شفا ہیں غرض دارالامان ہیں	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان ہیں

فی پرچہ ۲؍ — از فیض اللہ

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں۔ پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کے واسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اوٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپ کے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھ کر میری تشفی ہوئی اور میں ان شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلا قیمت جاری کیا جائے۔ بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف سے کی قیمت ایسی ہے کہ آج تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا۔ جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کیطرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں گے اس فنڈ کا ادا...

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پادریوں کو آخر شکست ہوئی

لنڈن کا میگزین ریویو آف ریویوز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ متوفی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے قانونی جواز کا مسودہ بالآخر پاس ہو کر انگلستان کا قانون بن گیا ہے۔ پادری لوگوں نے اس قانون کی مخالفت کرنے میں کوئی محنت اور مشقت دریغ نہ کی تھی مگر افسوس ہے کہ آخر ان کو شکست ہوئی۔ سنہ ۱۸۴۱ء میں اس قانون کے واسطے تحریک ہو رہی تھی۔ کئی دفعہ ہوس آف کامنز سے یہ بل ہوس آف لارڈز میں جاتا مگر ہوس آف لارڈز میں پادری لوگ سخت مخالفت کے ساتھ اس کو منظور نہ ہونے دیتے۔ اب بشپ صاحب لنڈن نے اپنے ماتحت پادریوں کو حکم دیا ہے کہ کوئی پادری کسی گرجہ میں ایسی شادی میں شامل نہ ہو۔ لیکن جب ملک میں قانون کی منظوری ہو گئی تو اب پادریوں کی حیلہ بازی کسی کام نہیں آ سکتی۔ یورپ کی مہذب قوموں کو بالآخر ایسے مسائل میں انہیں باتوں پر کاربند ہونے میں سکھ معلوم ہوتا ہے۔ جو ابتدا سے شارع اسلام نے مقرر فرما دی ہیں۔

مردہ زندہ کرنا

پروفیسر پوساکن ساؤتھ نارفوک نے سنہ ۱۸۷۶ء میں ایک ہلاک کئے ہوئے چوہے کو اس کے پھیپھڑوں میں نل کے ذریعہ اوکسیجن پہونچا کر زندہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس امر کے متعلق تحقیقات کو جاری رکھا اور پانی میں ڈوب کر مرنے یا حبس دم سے مرنے یا سکن ادویہ کے استعمال سے مرنے والے لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیسوں کو خارج کر کے اوکسیجن داخل کیا جائے۔ پروفیسر مذکور نے ایک ایسی کل بنائی ہے۔ جس میں دو نل لگے ہوئے ہیں اور ہر نل میں ایک سوراخ ہوا کے خارج ہونے اور ایک داخل ہونے کے لئے ہے۔ ان نلوں کو مردہ مخلوق کے منہ میں یا نتھنوں میں لگا دیا جاتا ہے ایک نل کا داخلی سوراخ آکسیجن کے خزانہ سے لگا ہوا ہے دوسرے نل کا خارجی سوراخ ہوا کی طرف ہوتا ہے ان دونوں کو ایک دھونکنی سے چلایا جاتا ہے اور اس انداز سے جیسے کہ زندہ انسان کی سانس چلتی ہے اس سے ایک نل پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیس کھینچ لیتا اور باہر خارج کر دیتا ہے اور دوسرا نل اوکسیجن پھیپھڑوں میں اوکسیجن داخل کر دیتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے بعض جانوروں پر جو مردہ تھے ان ادویہ کا عمل کیا تاکہ اس کے مُردہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ یہ ادن کو پروفیسر پو صاحب کے حوالہ کیا مگر اونہوں نے ان کو زندہ کر کے دکھایا۔ (ترقی)

خرابی شراب

مسٹر جے بیوک نے جو الیف۔ آر۔ ایڈ۔ ایس کی ڈگری طبابت میں حاصل کرنے کے بعد مدتوں۔ نشیلی چیزوں اور ان کی ذی روح مخلوق پر اثر کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف رہے ہیں انہوں نے بعد تجربہ کے یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ نشیلی چیزیں نہ صرف انسانوں کو نقصان دیتی ہیں۔ بلکہ پرندوں اور حیوانوں کو بھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ایک بندر جسے شراب پینے کی عادت ہو گئی تھی۔ وہ شراب کی تلاش میں شہر کے شراب خانوں میں گھس کر کسی ترکیب سے شراب پینے لگا اور جلد مر گیا اور اسی طرح ایک شکاری کتا جو بہت مضبوط اور شکاری تھا وہ بھی شراب کے اثر سے جلد فوت ہو گیا۔ ایک گھوڑا جو شراب کا عادی تھا۔ جب اسے شراب مل جاتی تو خوب کام دیتا۔ مگر نشہ نہ ملنے پر بیکار رہتا تھا۔ وہ بھی جلد مر گیا۔ اسی طرح کئی پرندوں نے بھی شراب کے اثر سے اپنی جان جلا کر گنوا دی۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نشیلی چیزیں بے حد مضر ہوتی ہیں۔

ایک اور چاند

اب تک تو یہ معلوم تھا کہ بخلاف دیگر سیاروں کے جن کے آٹھ آٹھ تک اقمار ہیں زمین کا صرف ایک قمر ہے مگر حال میں اماہا (امریکہ) کے پروفیسر وگز نے ایک اور چاند دریافت کیا ہے جس کا سنہ ۱۸۸۲ء سے برابر وہ مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ۱۶ مئی سنہ ۱۸۸۴ء کو سورج گرہن پڑا تھا لیکن اس وقت نہ ابر تھا نہ چاند اس موقعہ پر تھا۔ جہاں سے اس کا سایہ سورج پر پڑ سکتا۔ جب پروفیسر وگز نے اس کا سبب اسی نئے چاند کو قرار دیا تو تمام ہیئت دانوں نے اس پر مضحکہ اڑایا۔ البتہ ایک انجینیر مسٹر جے بی رابرز نے جو کینیڈا میں پیسفک ریلوے کی پیمایش کر رہا تھا۔ ایک چٹھی میں اس کا ذکر کیا تھا۔ پروفیسر وگز کا بیان ہے۔ کہ اس نئے چاند میں اس قدر کاربن ہے۔ کہ سورج کی روشنی اس پر بہت کم اپنا اثر ڈالتی ہے۔ کئی بار نیوزیلینڈ کے باشندوں نے اس چاند کو بیس بیس منٹ تک سبز ہلال کی شکل میں دیکھا ہے۔ پروفیسر وگز کے خیال میں جب نیا اور پرانا چاند زمین کے قریب اور ایک ہی جانب ہوتے ہیں۔ تو دونوں کی متحدہ کشش کی وجہ سے سخت سردی پڑنے لگتی ہے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد نئے چاند کی کاربن کم ہو جائے اور وہ پوری روشنی دینے لگے۔ کیا سماں ہو گا جب دونوں چاند ایک ساتھ چمکا کریں گے۔ یا ایک ڈوبیگا اور دوسرا اچھلیگا۔ اور اس طرح زمین پر ہمیشہ روشنی رہا کرے گی۔ (اختر)

شہاب ثاقب

ہمعصر نیوبارک والڈ کا ایک معزز نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ایک بڑا بھاری شہابہ جس کا دترہ ۷ فٹ تھا۔ جزیرہ لانگ سے ایک میل کے فاصلے پر سمندر میں گرا۔ جو بادلوں میں سے بڑی گڑگڑاہٹ کے ساتھ گر کر پانی میں جوار بھاٹا پیدا کر دیا۔ کہ پانی کناروں پر باہر اچھل آیا۔ وزن میں ایک صد پونڈ کے قریب تھا۔ جو کہ پہلے کسی عجائب گھر میں نہیں رکھا گیا۔

قطب شمالی کی سیاحت

انگستان ہکل میں ایک مہم برائے قطب شمالی کی تحقیقات کو پچھلے سال کو گئے ہیں یہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے۔ ان کا ارادہ بحر بوفرٹ کی تحقیقات کرنے کا تھا۔ جو الاسکا اور لوکون کے شمال کی طرف ہے واس کی بابت اب تک کچھ معلوم ہوا نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں ایک براعظم ہے۔ اسکیمو لوگوں کی روایات اس کے وجود کی گواہی دیتی ہے۔ وہیل مچھلی پکڑنے والے گورے کہتے ہیں۔ کہ خشکی دکھائی دی ہے۔

قلت سرمایہ سے یہ موسم رکی رہی۔ مگر انگلینڈ اور امریکہ کے فراخ دل لوگوں نے روپیہ بہم پہنچا دیا۔ شانگھی سے ایک ساٹھ ٹن وزنی کشتی خریدی گئی اور وکٹوریہ واقع برٹش کولمبیا سے کپتان اجنر مکل سن (ڈچ) ارنسٹ لفٹنٹ ویل (امریکن جیالوجسٹ) اجنر ڈٹ لیوسن (ڈچ زولوجسٹ) ڈاکٹر جی پی ہو (برٹش) اور آئس لینڈ کا ایک باشندہ۔ ماہر علم الانسال۔ انسانی تحقیقات کے واسطے روانہ ہو گئے۔ گذشتہ ماہ فروری میں انہوں نے اپنا جہاز فلیکس مین جزیرہ پر چھوڑا اور برفانی سفر کے واسطے معہ دو ہمراہیوں کے کپتان مکل سین روانہ ہو گئے۔ ساٹھ روز کی خوراک اور کتوں کی برف پر چلنے والی گاڑی میں پانسو میل کا سفر طے کیا بہت مشکلات پیش آئیں۔

غزل

(من تصنیف حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد)

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں

وہ دل نہیں جو جدائی میں بیقرار نہیں
نہیں وہ آنکھ جو فرقت میں اشکبار نہیں

وہ ہم کہ فکر میں دین کے ہمیں قرار نہیں
وہ تم کہ دین محمد سے کچھ بھی پیار نہیں

وہ لوگ درگہ عالی میں جن کو بار نہیں
انہیں فریب دغا مکر سے بھی عار نہیں

ہے خوف مجھ کو بہت اس کی طبع نازک سے
نہیں نہیں کہ مجھے آرزوئے یار نہیں

تڑپ رہی ہے مری روح جسم خاکی میں
تیرے سوا مجھے اک دم بھی اب قرار نہیں

نہ طعنہ زن ہو مری بیخودی پہ اے ناصح
میں کیا کہوں کہ مرا اس میں اختیار نہیں

مثال آئینہ ہے دل کہ یار کا گھر ہے
مجھے کسی سے بھی اس دہر میں غبار نہیں

جو دل میں آئے سو کہہ لو کہ اس میں بھی ہو لطف
خدا کے علم میں گر ہم ذلیل و خوار نہیں

ہوا وہ پاک جو قدوس کا ہوا شیدا
پلید ہے جسے حاصل یہ افتخار نہیں

کسی کے عشق میں پاتے ہیں طعنہ یکتائی
ہمارا دوست نہیں کوئی غمگسار نہیں

چڑھے ہیں سینکڑوں ہی سولیوں پہ ہم منصور
ہمارے عشق کا اک دار پہ مدار نہیں

یونہی کہو نہ ہمیں لوگو! کافر و مرتد
ہمارے دل کی خبر تم پہ آشکار نہیں

امام وقت کا لوگو کرو نہ تم انکار
جو جھوٹے ہوتے ہیں پاتے وہ اقتدار نہیں

دل و جگر کے پرخچے اڑے ہوئے ہیں جناب
اگرچہ دیکھنے میں اپنا حال زار نہیں

جگا رہے ہیں مسیحا کبھی سے دنیا کو
مگر غضب ہے کہ ہوتی وہ ہوشیار نہیں

مقابلہ میں مسیح زمان کے آتے ہیں جو
وہ لوگ وہ ہیں جنہیں حق سے کچھ بھی پیار نہیں

کلام پاک بھی موجود ہے اسے پڑھ لے
ہمارا تجھ کو جو اے قوم اعتبار نہیں

کبھی تو دل پہ بھی جاکر اثر کرے گی بات
سنائے جائیں گے ہم تم کہو ہزار نہیں

کروڑ جان ہو تو کر دوں خدا محمد پر
کہ اس کے رحم و عنایات کا شمار نہیں

ایک نیک صلاح

سودیشی سودیشی کی آواز ملک میں چاروں طرف گونج رہی ہے اس آواز میں ہندو مسلمان فدا اونچے نیچے سُروں کے ساتھ دونوں شریک ہیں۔ دونوں گروہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں بہبودی کے ڈھول بجائے جاویں۔ مگر ہندو اور بنگالیوں کے اونچے سروں کے ساتھ کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بنگالی بابو اٹھتے بیٹھتے سودیشی جی کی جے مناتے ہیں۔ اخباروں لیکچروں رسالوں میں سودیشی جی کا بگل بجایا جاتا ہے۔ بنگالے میں تو اس لفظ کا ایسا طوطی بول رہا ہے۔ کہ گورمنٹ کے نقار خانہ میں بھی اس کے صاف بول سنائی دیتے ہیں۔ بعض دیوانے بنگالیوں کی یہ حالت ہے۔ کہ کسی دیسی کو اگر بدیسی کپڑا خریدتے دیکھ لیتے ہیں۔ تو اس کی خوب گت بناتے ہیں۔ سارے کپڑے نوچ کھسوٹ کر پھینکدیتے ہیں۔ اگر غصہ اور زیادہ تیز ہوا۔ تو کپڑوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔ غرض حتی المقدور خوب رسوا کیا جاتا ہے۔ بعض بنگالیوں کی یہ حکائیت سنی گئی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے شوہروں کو صرف اس بنا پر گھر میں نہیں گھسنے دیا کہ وہ بدیسی دھوتیاں باندھے گھر میں گھس پڑے تھے۔ عورتوں نے گھروں سے نکالدیا۔ اور سد باب کرکے حکم نافذ کردیا۔ کہ جب تک سودیشی دھوتیاں باندھ کر نہیں آؤ گے۔ گھر میں قدم نہیں رکھ سکتے۔

کسی معزز بنگالی نے لیکچر دیتے ہوئے اپنے بدیسی کپڑے اوتار کر بھری مجلس میں جلا دیئے یہ سب کچھ ہوا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ عوام کو اپنا مطیع کرنے کے لئے اس جہالت سے بڑھکر اور کوئی جادو نہیں۔ مگر نکتہ انصاف سے دیکھو تو اصل سودیشی کا کہیں پتہ نہیں منہ سے بڑبڑانا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات۔ یہ کوئی عمل نہیں۔ کہ کپڑے اوتار کر پھینک دئے اور ویسے ہی کپڑے اپنے دیس میں نہیں بنا سکے۔ جب تک تجارت میں کمپٹیشن نہیں ہوگا۔ اس وقت تک کامیابی ایک موہوم خیال ہے۔ میرے نزدیک حامی سودیشی کہنے کو آندھی اور کرنے کو خاک نہیں۔ کتنا عرصہ ہوا۔ کہ اس کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر کسی کے دل میں اصل تحریک پیدا نہیں ہوئی اور نہ آج ہندوستان میں بھی منچسٹر کے کارخانہ نظر آتے۔ بمبئی میں اگر کپڑے کے کارخانہ کھولے جاتے۔ تو بنگالے میں شیشے اور چینی کے ظروف کے۔ سورت کی دھوتیاں اور امرت سر بنارس اور اعظم گڑھ کے بھدے کپڑے اور امروہہ کے مٹی کے برتن غیر ممالک کی اشیاء کی آمد کو کیا روک سکتے ہیں۔ روک سکتا ہے۔ منچسٹر کا کارخانہ اگر سر فیروز شاہ مہتہ اور سر سُریندرو ناتھ مل کر اپنے کاندھوں پہ اٹھا لاویں۔ ورنہ پانی پانی کہنے سے نہ پیاسے کی پیاس بجھ سکتی ہے۔ نہ کھانا کھانا کہنے سے بھوکے کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ سر فیروز شاہ مہتہ اور بعض اور متمول اہل بمبئی، لاکھ کے سرمایہ سے ایک انگریزی زبان کا اخبار نکالنے والے ہیں۔ میں ان کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ ایک کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان کے لئے کوئی مفید کل ولائیت سے لاویں۔ کہ ہزاروں آدمیوں کا پیٹ اس سے پلے اور ہندوستان کی کروڑوں مخلوق اوس سے فائدہ اوٹھائے۔ بابو سریندرو ناتھ بنرجی بابو موتی لال گھوش۔ بابو ایس ایس باسو مسٹر جے چودھری۔ ایچ۔ این۔ دت اور بابو کے کے متر نے جو اپیل درگا پوجا کے متعلق شائع کیا ہے۔ وہ اس نوٹ پر مخصوص توجہ کریں۔

انگریزی عدالتوں کا انصاف

جنوبی ہند کی مشہور آربتھناٹ کمپنی جس کے دیوالہ نے سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کردیا اور ہزاروں کے عمر بھر کے اندوختہ پر پانی پھیر دیا۔ اس کے متعلق جو تحقیقات عرصہ سے جاری تھی وہ ختم ہوگئی اور جو شخص اس عظیم مصیبت کا ذمہ وار تھا وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ سر جارج آربتھناٹ کا مقدمہ جس جیوری کے سامنے پیش تھا اس میں تمام انگریز تھے۔ جیوری نے بالاتفاق سر جارج کو مجرم قرار دیا۔ اور چیف جسٹس مدراس ہائی کورٹ نے انہیں ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ یہ فیصلہ انگریزی عدالتوں کے انصاف کی یادگار رہیگا۔ ملزم کے وکیل نے اپنی بحث میں نہایت پُراثر تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ اگرچہ میرا موکل اس وقت بدنصیبی کا شکار ہے۔ مگر وہ ایسا شخص ہے۔ جو حضور ملک معظم کے خاص الطاف خسروانہ کا مورد رہ چکا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ اس کے ہموطنوں کو اس پر پورا اعتماد تھا۔ لیکن باوجود اس کے عدالت نے انصاف کو رحم پر مقدم کیا۔ اور مجرم کو سزا دی۔ (پیسہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۹ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۷ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۸ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۔ خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ

۲ ۔ وما منّا الّا لہ مقامٌ معلوم ۔

ترجمہ ۔ اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے ۔

۳ ۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء ۔

ترجمہ ۔ تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے ۔

۴ ۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا

ترجمہ ۔ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا ۔

۵ ۔ وما کنا معذّبین حتّیٰ نبعث رسولا

ترجمہ ۔ اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے ۔ جبتک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں ۔

۶ ۔ حنیفِ مسیح ۔

۱۶ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۔ انّی انا الرحمٰن ۔ لا یخزی عبدی ولا یھان ۔ عشقک قائمٌ و وصلک دائمٌ

قصیدۂ کمال

سامنے کے صفحے پر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی ۔ اے وکیل چیف کورٹ لاہور کی تصنیف کردہ ایک نظم فارسی درج کی جاتی ہے ۔ اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی ۔ جو صاحبان اس کو پڑھیں گے ان کو خود معلوم ہو جائے گا ۔ کہ یہ کسی صاحب حال کا ترانہ ہے یا کسی فقط قال والے کی قیل و قال ۔ سیرت و اخلاق مسیح موعود کا جو فوٹو اس قصیدے میں کھینچا گیا ہے ۔ وہ ایسا صحیح اور دلربا ہے ۔ کہ اگر کسی میں ایک ذرا بھی عشق اور درد کا مادہ ہو ۔ تو اس نظم کو پڑھکر ایک دفعہ تو ضرور اس کا دل للچائے گا ۔ کہ ایسے معشوق کو کہیں ایک نظر سے دیکھنے کا موقعہ پاوے ۔ خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا ۔ کہ میں نے یہ قصیدہ ریل میں بیٹھے ہوئے ایک مختصر سے سفر میں لکھا تھا ۔ میں یقین کرتا ہوں ۔ کہ یہ محض تائید ایزدی کی آمد ہے ۔ جو انہوں نے ایسا قصیدہ لکھا ۔ چونکہ یہ قصیدہ کاتب کو ایسے وقت میں دیا گیا تھا کہ خواجہ صاحب خود یہاں موجود تھے ۔ اس واسطے میں نے غنیمت سمجھا ۔ کہ مصنف خود اسٹیشن میں موجود ہے ۔ وہی کاپی کو پڑھے گا ۔ اور خود ہی پروف دیکھے گا ۔ مجھے اخباری اور دیگر ذمہ داریوں کے کام کے واسطے اتنی فرصت بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے ۔ اس لئے میں نے اُسے قبل لکھا جانے کے نہ پڑھا لیکن چھپنے سے پہلے جب کہ کاپی مجھے کسی وجہ سے دیکھنی پڑی ۔ تو مجھے اس قدر لطف حاصل ہوا کہ کئی بار میں نے اسے پڑھا اور اگر کاتب اسے واپس لینے کے واسطے میرے سر پر نہ کھڑا ہوتا ۔ تو میں معلوم نہیں میں اُسے کتنی دفعہ اور پڑھتا ۔ مجھے اس کے ایک ایک شعر سے محبت اور عشق اور حقیقت کی خوشبو آتی ہے اور شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی کبھی کوئی نظم میں نے نہیں دیکھی یا شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی لیاقت اور درد دل کا صحیح اندازہ میں اپنی کم قسمتی سے پہلے کبھی نہیں کر سکا ۔ مجھے بار بار یہ خیال آیا ۔ کہ یہ نظم خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہیں ہو سکتی ۔ ع

خوش او فتے کمال الدین خواجہ
نگارم را کہ ہست او خوش نگارے

اخبار قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیریت ہیں آج صبح (۱۵ ۔ اکتوبر) حضرت باہر سیر کیواسطے بمعہ خدام تشریف لیگئے تھے ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں آج صبح کسی قدر ترشح ہوا باران رحمت کا انتظار اور اُمید ہے اس ہفتہ میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ شیخ عبد الرحمان صاحب ۔ شیخ عبد الحمید صاحب لاہور سے ۔ بابو عبد العزیز صاحب باغبانپورہ سے برادر احمد حسین صاحب بمعہ ایک اور ساتھی کے کٹک سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لاکر حضرت کیخدمت میں حاضر ہوئے ۔

احباب ہوشیار رہیں

گذشتہ ہفتہ کی شام کو بعد از مغرب ۹ بجے کے قریب شیخ یعقوب علی صاحب اور ایک اور آدمی یکہ پر سوار قادیان آرہے تھے کہ نہر کے اس طرف اُن پر ڈاکہ پڑا چوروں نے ایک ہتھیار جو مثل کلہاڑی کے ہوتا ہے اور جیوی کہلاتا ہے شیخصاحب پر چلایا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ یکے کے ڈنڈے اور رسے پر پڑا اور شیخصاحب بالکل بچگئے فالحمد للہ صرف دو روپیہ اور ایک واسکٹ ایک لیکر چور بھاگ گئے اور یکہ والا کی پگڑی اور چادر بھی اور کچھ نقصان نہ ہوا تحقیقات ہو رہی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قصیدہ مدحیہ در شان امام ہمام عالیجناب المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متضمن بر خیلے از احوال عاشقان الٰہی از غلام غلامان مسیحیت مآب

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔

ندارم احتیاج شہر یارے — کہ ہستم بر درے امید وارے
شدم فارغ ز شاہان زمانہ — کہ سر دارم بہ دہلیز نگارے
گدایانہ بکوئیش او فتادم — نیارم شہر یارے در شمارے
دلم رم کردہ از آہو نگاہاں — بمن چشم عنایت کردہ یارے
سلامم دہ بزلف ماہ رویاں — کہ دل بستم بفتراک نگارے
چہ دانی حال ما اے خشک ملّا — ترا از عشق و مستی ننگ و عارے
جنونِ عشق او شد مصقلِ عقل — بدو شد عقل پاک از ہر غبارے
علاجِ دردِ من شد دردِ عشقش — بعشقش یافتم صبر و قرارے
بیا بنشین بمن در ذیلِ شان — اگر خواہی کہ باشی ہوشیارے
درینجا نام بیمارے شفا ہست — تسلّی بخشِ دل آں اضطرارے
ہماں شد واقف سرِ حقیقت — کہ جست از عقل و فہم خود کنارے
بچشم ناکساں یک سادہ لوحے — مگر در ملکِ حکمت تاجدارے
زسیم و زر تہید ستے بظاہر — مگر معمور از لطفِ نگارے

کسے کو طوقِ عشقش شد بگردن
ز اغلالِ زماں شد رستگارے

الا اے منکر از شانِ مسیحا — بیا بشنو ز من احوال یارے
شفائے ہر مرض در قادیان ست — شدہ دار الامان کوئے نگارے
ہلاکت شد دمِ او بہر اغیار — مگر آب حیاتے بہر یارے
ز دستش حلِ مشکلہائے مردم — ز انفاسش شود گلزار نارے
ز نطقش سحرِ ملّایان شکستہ — عصا شد خامۂ او بہر مارے
ز علمِ دنیوی نا آشنائے — مگر اسرارِ حق را راز دارے
ز دنیائے دنی چون تافتہ روئے — کند دنیا بر ویش جان نثارے
غم روزے خورد جانِ عزیزت — کفیل او شدہ پروردگارے
ز ہر خوشہ رساند خرمن او را — بیارد نعمتے از ہر دیارے
نشانِ بے نشانے گر بجوئی — بیا کن مجلسے باآں نگارے
بسنز دیکت نشان خارج ز عادت — خدا داند کہ من دیدم ہزارے
چو آید بر لبش حرف دعائے — قضائے آسمان گوید کہ آرے

وفات او قضائے آسمانی[1]
برو آسان شدہ ہر صعب کارے

زاخلاق کریم او چہ گویم — دریں آوان نبی را یادگارے
بہ شفقت از پدر افزوں تر آمد — بمہرش مہر مادر ہیچ کارے
بخدمت چاکر و در دوستداری — رفیق و مونس و غم خوار یارے
ترحم مے کند بر دشمنان ہم — پئے ایمان شان اشکبارے

بہ رأفت مسلم و کافر برابر
پئے اغیار و یارے غمگسارے

مطاع عالم و مخدوم دنیا — مگر در کارِ دین خدمتگذارے
غم اسلام خوردہ مغز جانش — دو چشمانش پئے دین اشکبارے
شماری این کسے را دشمنِ دین — برین عقل است تف اے بد شعارے

مثال علم تو آمد بہ قصر آن
کتابے چند بر پشت حمارے

شنو یک نکتہ از من کہ کافی است — اگر باشی عقیل و ہوشیارے
بزعم تو کسے کو حق پرست است — خدا کردہ چرا رسوا و خوارے
مگر آں کس کہ دانی دشمنِ دین — بہر موطن ہمون شد کامگارے
بایام وغا دست قضا بین — باو شد یا بہ خصمش ساز گارے
خدا را فکر کن گاہے تو دیدی — کسے شد با عدوئے خویش یارے
اگر او مفتری بودے و کذاب — بروزے چند گشتے سخت خوارے
مگر کارش بہر دم در ترقیست — خدا در نصرتش چون دوستدارے
زمان او فزون از بست و سہ شد — چو از وحی اش مخاطب کرد یارے
چو این کذب است حیرانم چہ گوئی — بشانِ آں رسول کردگارے

مگر قطع و تین گاہے نخواندے
چہ شد عقل ترا اے ہوشیارے

خدا را توبہ کن زین فسق و عصیان — بترس از اخذ آں غیرت شعارے
کہ او طاعون را کردہ مسلط — بر آن کو سینہ اش پر از نقارے
بلاہائے دگر ہم کردہ پیدا — خبر داد از بلا در ہر دیارے

نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد
امام وقت را خدمتگذارے

الا اے مرغِ طبعم این چہ بینم — ترا در قعرِ این عالم قرارے
مگر اوجِ کمالے مسکنت بود
ازیں پستے خدا را یک فرارے

ضرورت۔ راول پنڈی میں ایک کتاب بنام سیف مسلول اس سلسلہ کی مخالفت میں چھپی تھی اس کتاب کی بہت جلد ضرورت ہے جس کسی کے پاس ہو فوراً بذریعہ رجسٹری بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب قادیان بھیجدیں۔ راولپنڈی اور جہلم کے دوست بالخصوص توجہ کریں۔

درخواست دعا۔ میر مراد علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور سید دلبر حسین اپنے لئے احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے۔ آمین

[1] یہ مصرعہ تصنیف حضرت اقدس سے تبرکاً بغرض تضمین لیا گیا ہے۔

آغا انجینیرنگ سکول

صنعتی تعلیم کی ضرورت پر دھواندھار تقریریں کرنیوالے اور پُر زور تحریریں لکھنے والے تو اس ملک میں بہت پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن عملی طور پر اس مفید چیز کے پھیلانے کی کوشش کرنے والے ابھی تک بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔ آغا نواب مرزا صاحب ملک کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ اونہوں نے اپنے ذاتی کاروبار کو خیرباد کہہ کر اور کئی ہزار روپے کی زیر باری اُٹھا کر مقام فیض آباد میں آغا انجینیرنگ سکول کے نام سے ایک تعلیمی مدرسہ کھولا ہے۔ جو بوجہ تعلیمی مصارف کی کمی اور قواعد و ضوابط کی آسانیوں کے غریب و نادار مگر شوقین طلباءؔ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہو گا۔ اس مدرسہ کی تین مہینے کی تعلیم ایک انگریزی دان میں سب اوورسیری کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اُردو دان یا ناگری دان یہان نو مہینے میں نقشہ نویسی سیکھ لیتا ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ اُنہیں چند ہی یوم میں مختلف دستکاریاں سکھلا دی جاتی ہیں۔ چند معزز انگریزوں اور دیسیوں نے مدرسہ کا معائینہ فرما کر اپنا اطمینان ظاہر کیا ہے۔ آنریبل مسٹر گوکھلے نے بھی اسے بہت پسند فرمایا اور اپنی رائے لکھتے وقت تحریر فرمایا۔ کہ یہ دلچسپ و مفید مدرسہ پبلک کی توجہ کا مستحق ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مدرسہ مذکور کے ملاحظہ کے لئے ٹامسن کالج رڑکی کے پرنسپل حال ہی میں فیض آباد تشریف لے گئے تھے اس موقع کی یادگار میں آغا نواب مرزا صاحب نے ۱۳؍ اکتوبر ۱۰ء کو غریب طلباء کو رعائیت پر داخل کرنا منظور فرمایا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ نادار طلباء شکر گذاری کے ساتھ آغا صاحب کی اس رعائت سے فائدہ اٹھائیں گے آغا انجینیرنگ سکول کے مفصل قواعد ۵؍ آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔ یہ سکول ہر طرح ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔

گوردواروں کے جلائے جانیکی خبر غلط ہے

جہلم و اٹک کے اضلاع کے

گوردواروں کے جلائے جاتے اور لوٹے جانے کے متعلق بعض معاصرین نے جو بے سروپا غلط خبریں اوڑائی تھیں۔ ان کی تردید گورنمنٹ کی طرف سے کردیگئی ہے چیف سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت میں حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

"اضلاع جہلم اور اٹک میں فرید (جس سے بظاہر موضع فرید کسر مراد ہے) اور گنڈیکس کے گوردواروں کے جلائے اور لوٹے جانے کی افواہوں کے متعلق کامل تحقیقات کیگئی لیکن وہ افواہیں غلط نکلیں اور جو قصے ان مفروضہ واقعات کے متعلق بیان کئے جاتے ہیں ان سے مواضعات مذکور کے سربرآوردہ ہندو قطعی انکار کرتے ہیں۔ اور ہر دال کا معاملہ ۲۵ ماہ حال (ستمبر) تک زیر تجویز تھا۔ نتیجہ معلوم ہونے پر اور نقل فیصلہ ملنے پر اس کے متعلق جداگانہ رپورٹ کی جائیگی"۔

مندرجہ بالا سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کو کیسی بے پر کی اوڑانے کی عادت ہے۔ فرضی واقعات پر وہ کیسی کیسی طبع آزمائیاں کرتے ہیں کیسے کیسے حاشیے چڑہاتے ہیں۔ کس قدر زہر اُگلتے ہیں اور کس درجہ تعصب کا انظہار کرتے ہیں۔ مواضعات فرید اور گنڈیکس کے گوردواروں کے جلائے اور لوٹے جانے کے متعلق خبر غلط کے پھیلانے ہی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ اس کا الزام مسلمانوں پر لگا دینا اور مسلمانوں پر الزام لگاتے ہوئے اسلامی احکام کا بھی خوب مضحکہ اُڑانا مفسدہ پردازی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا اسی بہتے پر وہ آزادیٔ اخبار طلب کرتے ہیں اور سیلف گورنمنٹ مانگتے ہیں؟ کیا یہی ہیں وہ اوصاف جو مہذب اقوام میں پائے جاتے ہیں؟ کیا اسی طرح اپنی قوم کے ساتھ بغض و عناد کا برتاؤ کر کے وہ امید رکھتے ہیں کہ اُن کی اور ان کے ملک کی فلاح ہوگی؟ ان کرتوتوں پر فلاح ملک کی امید ایسی ہی ہے۔ جیسے زہر کھا کر حیات جاوید کی امید رکھنی۔ ان مفتری اخباروں نے بیچارے ٹکہ صاحب نابھہ کو بھی مدعا کرا کر وائسرائیگل کونسل میں مضحکہ اُڑوا دیا کیا گورنمنٹ ان مفسد اخباروں سے باز پرس نہ کریگی؟ جنہوں نے ایک لغو بے بنیاد بات پر زبردستی مذہبی رنگ چڑہا کر وہ وہ مفسدانہ تحریریں لکھی ہیں جن سے ملک معظم کی رعایا میں بد دلی پیدا ہونے کا اور دو قوموں میں منافرت بڑھنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ (وکیل)

شب برات کی آتشبازی اور فضولخرچی

فضول خرچی کسی مذہب و ملت

میں روا نہیں اسی طرح مسلمانوں میں فضول خرچی کی سخت ممانعت ہے لیکن بدنصیبی سے کسی طرح رواج پڑ گیا ہے۔ کہ اس ملک میں مسلمانوں کے یہاں شب برات کی رات کو آتشبازی چلائی جاتی ہے یہ رسم ملک کے ہر حصہ میں پھیلی ہوئی ہے۔

کوئی سال ایسا نہیں گزرتا۔ جبکہ اکثر شہروں میں آتشبازی کی بدولت بچوں کی جانیں تلف نہیں ہوتیں۔ یا اُن کے ہاتھ پاؤں۔ آنکھ ناک ضائع نہیں ہو جاتے۔ اور کئی مکانات جل جاتے ہیں اور روپیہ جو بلا فائدہ صرف ہوتا ہے وہ علیحدہ رہا۔

مسلمانوں کے مذہب میں فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے فضولخرچی کو نہ صرف منع کیا گیا ہے بلکہ فضولخرچوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے اور کون ہے۔ جو اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ آتشبازی پر روپیہ ضائع کرنا فضولخرچی نہیں ہے۔

امسال شب برات سے چند روز پہلے ایک ہندو دوکاندار نے تعریف کے لہجہ میں مجھ سے کہا کہ مسلمان بڑی خرچ کرنیوالی قوم ہے۔ علاوہ دوسری آتشبازی کے جو مقامی آتشبازوں سے خریدی جاتی ہے۔ صرف رنگین آتشبازی کی دیاسلائیاں جو جرمن یا جاپان سے آتی ہیں۔ میں نے تین ہزار روپے کے قریب ولایت سے منگوائی ہیں۔ جو سب بک گئی ہیں اور ابھی اور بھی آرڈر دے رکھا ہے۔ جو شب برات سے پہلے پہلے آ جائیں گی سوائے اس کے میرے علاوہ لاہور میں اور بھی کئی دوکاندار ولایت سے مال منگواتے ہیں۔

ذرا تھوڑا سا حساب لگانے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گذشتہ شب برات پر تمام ہندوستان میں سات کروڑ مسلمانوں سے دس لاکھ روپے سے کم کی کیا آتشبازی چلائی گئی ہوگی۔ اس دس لاکھ روپے سے کیا کیا عجائبات بن سکتے ہیں۔ کتنے طالب علم وظیفے پا کر ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر تعلیم پا سکتے ہیں ایک عالیشان کالج علی گڈہ کالج کے برابر کا چل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ سرسید مرحوم کے زمانہ تک علی گڈہ کالج کا کل سرمایہ آٹھ نو لاکھ سے زیادہ نہ تھا کہ جس سے سوا لاکھ روپیہ غبن بھی ہو گیا تھا اور کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے کالج کے پاس نصف لاکھ بھی۔۔ سرمایہ موجود نہیں۔

بہرحال آتش بازی کی رسم بہت بری ہے اور سب سمجھدار مسلمانوں کو اسے یک قلم ترک کر دینا چاہیئے۔ یہ مضمون لکھ چکنے کے بعد مجھے شہر جالندہر کے مسلمانوں کا ایک اشتہار ملا۔ جسمیں شہر کے تمام چودہریوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ آتشبازی کی رسم کو ہر طرح سے روکیں گے۔ اس اشتہار پر شہر کے تمام مسلمان چودہریوں کے دستخط ہیں کہ جسے میں بڑی خوشی سے آج کے پرچہ میں کسی دوسری جگہ نقل کرتا ہوں اور تمام ملک کے مسلمانوں سے التجا کرتا ہوں کہ وہ جالندہر کے بھائیوں کی تقلید کر کے اپنے اپنے شہروں سے ایسے ہی اعلان جاری کرا دیں اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ (پیسہ)

الفتیٰ

۶/۱۰ متبنیٰ بنانا حرام ہے کسی کا ذکر تھا کہ اس کی اولاد نہ تھی اور اس نے ایک اور شخص کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی جائیداد کا وارث کر دیا تھا۔ فرمایا۔ یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے۔

۱۰/۸ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے۔ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ فمن کان منکم مریضا او علٰے سفر فعدۃ من ایام اخر جو تم میں سے بیمار یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے۔ تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اُس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو اُن پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔

۱۰/۹ مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو [illegible] مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے۔ کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

ڈائری

القولُ الطیّب

مومن کی فراست سے بچو بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی۔ کہ وہ آپ اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ فرمایا اتقوا فراست المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے فرمایا۔ ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا۔ کہ اتقوا فراسۃ المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے شیعہ پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنی مسلمان بن جاؤ۔

خدا سے تسلی فرمایا۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمدؑ کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالےٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمدؑ کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دئے ہیں اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمدؑ نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے۔ کہ اگر دو ہزار مبارک احمدؑ مرجائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہرحال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ اُمید نہ رکھو۔ کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئیگا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو بُرا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جب تک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور نہ خیراندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے ایک دفعہ ایک ایلچی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ اور حضرت عمر تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اس کو قتل کر دوں۔ مگر آنحضرت نے اس کی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

سرشت زمین فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمد صاحب نے تجدید بیعت کی مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ حضور کا عاجز عزیز احمدؐ

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آئندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔

[1] مرزا عزیز احمد صاحب آجکل بتقریب رخصت موسمی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت مجاہدہ چاہتی ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ مین آپ کی خدمت مین روحانی فائدہ کے حاصل کرنے کیواسطے آیا ہون۔

حضرت نے فرمایا۔ روحانی فائدہ ان لوگون کو پہونچ سکتا ہے جو آپ بھی اس راہ کی کوشش کرتے ہین۔ دین کی راہ آسان نہین اس کو وہی پا سکتے ہین جو مرنا قبول کرتے ہین۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ اور افضل تھے۔ مگر انہون نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتا۔ مگر اس نے یہی قانون رکھا ہے بغیر تکلیف کے نہ انسان کو دنیوی مدارج حاصل ہو سکتے ہیں اور نہ دینی۔ اگر خدا کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے۔ دنیا کے کامون کیلئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفین برداشت کرتا ہے اور تب جاکر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کیلئے کچھ بھی محنت اور سعی نہین کرنی چاہیئے ؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آجاتا ہے۔ تو پھر انسان اس کے واسطے کہان کہان سے سفارشین لاتا ہے اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔ تو پھر کیسی کیسی مصیبتین برداشت کرکے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کا کیا کر گذرتا ہے۔ تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے رٹنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گزارنے پر اس مین کامیابی حاصل ہو جائے گی ؟ خدا تعالیٰ فرماتا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون - (۱۲) - کیا یہ لوگ خیال کرتے ہین۔ کہ صرف زبانی قیل وقال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائیگا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دیندار سمجھے جاوینگے اور ان کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہین جس سے کوئی شخص یکدفعہ ابدال مین داخل ہو جائے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہین کرتا دیندار نہین بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ مین [illegible] مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہین وہ کاٹا جاوے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے۔ اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آوین۔ روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔

عشق اول سرکش وخونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہین اور کہدیتے ہین۔ کہ ہمین پھونک مارو کہ اولیاء اللہ بن جاوین اور ہمارا سینہ صاف ہو جاوے اور روحانی معراج پر پہونچ جاوین اور ہمارے قلب مین پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب کچھ دکھون اور تکالیف کے بعد مل جاتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہین کرتا جب انسان دنیا کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کر لیتا ہے۔ ایک کسان کو ہی دیکھو۔ کہ بیچارا کیسے [illegible] اُٹھاتا ہے۔ ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اٹھاتا اور محنت کرتا ہے نہ رات کو آرام کرتا ہے اور نہ دن کو بلکہ جب بہت سی مشکل کے بعد فصل پک ہی جاتا ہے اس وقت بھی اس کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا مصائب اٹھاتا ہے اور اپنے عیال و اطفال سے علیحدگی اختیار کرکے اسے کاٹتا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے دکھ اُٹھاتا ہے۔ اور اس دنیا کے لئے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائے گی مارا مارا پھرتا اور مصیبت پر مصیبت اور دکھ پر دکھ اٹھاتا ہے۔ تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتی ہے اور اس مین کسی امتحان آزمائش اور محنت کی ضرورت نہین ؟ دین کے لئے ایسی توقع کرنا اور اس کو ایک حلوہ بے دود سمجھنا کسی طرح بھی ٹھیک نہین۔ ہزارون موتون کے بعد روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ پر غور کرو کہ اونھون نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے اور کن کن دکھون مین وہ مبتلا ہوئے۔ نہ دن کو آرام کیا۔ نہ رات کو۔ خدا کی راہ مین ہر ایک مصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کر دی اور دین کی خاطر سر کٹوا دیئے۔ تمہین اس وقت یاد آگیا ہے

آنحضرتؐ کس طرح کی عبادت کو پسند کرتے تھے

کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم ایک دشمن کے مقابلہ پر ایسے موقع پر نکلے۔ کہ دوپہر کا وقت اور گرمی کا موسم تھا۔ سخت گرمی اور تپش تھی۔ لو چلتی اور تیز دھوپ پڑتی تھی۔ چلتے چلتے ایک نہائت ہی خوشگوار سرسبز اور شاداب چشمے پر پہونچے۔ ایک صحابی نے ایسی خوشگوار سرسبز اور ہری بھری جگہ دیکھ کر آنحضرت صلعم کی خدمت مین عرض کی۔ کہ مجھے اجازت دی جائے۔ کہ اس جگہ پر عبادت کرون۔ آنحضرت صلعم نے جوابدیا۔ ایسے خیال سے توبہ کرو۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ یہ سب مصیبت ہم خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہین۔ ایسی خوشگن جگہ پر آرام کرکے عبادت کرنے کا تو کوئی فائدہ نہین وہ تو بندگی ہی نہین جو کہ دکھ درد کے ساتھ نہین۔ ہندؤن کے سادھوؤن کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے کو تلاش کرکے اور وہان بیٹھ کر بہ آرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا کی یاد کرنے سے کچھ نہین بنتا۔ چاہیئے کہ ابتلاؤن

سادھوؤن کیطرح آرام کی جگہ نہ تلاش کرو

اور امتحانون مین ثابت قدم رہو۔ اور خدا کے لئے جان دینے مین بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ مین قربان ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہو۔ جب انسان اپنے دل مین فیصلہ کر لیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے۔ تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے خدا راضی نہین ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہین اور کہدیتے ہین۔ کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمین اولیاء اللہ بنا دیوین۔ اور ایک زندگی کی روح پھونک دیوین۔ مگر خدا تو پہلے ذبح کر لیتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے۔

ذبح ہونے کے بعد زندگی ملتی ہے

بلکہ ایسے ایسے امتحانون اور آزمائشون کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے۔ کہ اب مین وہ نہیں ہون جو پہلے تھا اور اس مین کچھ شک نہین۔ کہ ایسے امتحانون مین پورا اترنے کے بعد خدا ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا کی راہ مین تکلیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہین ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہین ہو سکتی۔ دیکھو یہ جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس مین

نماز بھی اضطرابی حالت کو ظاہر کرتی ہے

بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی رکوع

کرنا پڑتا ہے اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا اور پھر طرح طرح کی احتیاطین کرنی پڑتی ہین - مطلب یہی ہوتا ہے - کہ انسان خدا کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے - ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا کی یاد ہو سکتی تھی پر خدا نے ایسا منظور نہین کیا - صلوٰۃ کا لفظ بھی سوزش اور جلن پر دلالت کرتا ہے - جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو اور خدا کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے - تب تک کچھ بھی نہین ہم جانتے ہین - کہ بہت سے لوگ فطرتاً اس قسم کے ہوتے ہین جو ان باتون مین پورے نہین اتر سکتے اور پیدائشی طور پر ہی ان مین ایسی کمزوریان پائی جاتی ہین جو وہ ان امور مین استقلال نہین دکھا سکتے - مگر تاہم بھی توبہ اور استغفار بہت کرنی چاہیئے - کہ کہین ان مین ہی شامل نہ ہو جاوین جو دین سے بالکل بے پروا ہوتے ہین اور اپنا مقصود بالذات دنیا کو ہی سمجھتے ہیں - ہر ایک زمانہ مین علیحدہ علیحدہ امتحان اور آزمائشین ہوا کرتی ہین - صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو خدا کی راہ مین جانین دی تہین اور اپنے سر کٹوائے تھے اور دوسرے نبیون کے زمانہ مین کسی اور قسم کے ہی دکھ اور مصائب تھے - غرض جب تک انسان ابتلاؤن اور آزمائشون مین پورا نہین اترتا - تب تک ترقی نہین کرتا اور مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا - بغیر تکلیفون اور طرح طرح کے مصائب کے تو کچھ ملتا ہی نہین - یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے - اس پر بدظنی نہین کرنی چاہیئے - جو اس کی سنت کو نگاہ مین رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا - اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہین چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاویگا - دیکھو فوج مین جو لوگ بھرتی ہوتے ہین اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہین - وہ کوئی ہزارون روپیہ تو تنخواہ نہین پاتے - یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہین - مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہین کرتے - جب دنیا کے لئے ایسے ایسے کام کر لیتے ہین - تو کیا وجہ ہے - کہ حقیقی آرام اور ہمیشہ کے سکھ کے لئے اتنی کوشش نہین کی جاتی ؟ اصل مین ایسے لوگ خدا کی اور خدا کے انعام و اکرام کی قدر نہین کرتے - اگر اس کی قدر کرتے - تو جان کیا چیز تھی - جو قربان کرنے کے لئے طیار نہ ہو جاتے - اصلی زندگی اور حقیقی سکھ وہی ہے - وہ جو خدا کی راہ مین مرنے سے حاصل ہوتا ہے حقیقی زندگی تو اپنے آپ پر ایک موت وارد کر لینے سے ہی ملا کرتی ہے - ایسے لوگ جو جنترون منترون اور ٹونون اور ٹوٹکون کی تلاش مین پھرتے رہتے ہین - دین کیلئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہین بلکہ چاہتے ہین کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے اصل مین جھوٹے قصون اور کہانیون نے ان لوگون کو بڑا نقصان پہونچایا ہے اور ایسی باتون سے انہون نے سمجھ رکھا ہے - کہ دین ایک ایسی چیز ہے - جو جنترون منترون سے حاصل ہو سکتی ہے - اسی واسطے ان لوگون نے بعض بعض ریاضتین بھی مقرر کی ہوئی ہین - جن پر عمل کرنے سے کہتے ہین قلب جاری ہو جاتا ہے - اور عجیب بات یہ ہے - کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے وظائف مین سے ایک ذکر ارّہ بھی ہے - کہ جس کا نتیجہ آخر مین بیماری سل ہؤا کرتا ہے - حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھا ہے - جیسے فرمایا ہے - قد افلح من ذکھا - اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے - کہ انسان خدا کی رضا کے ساتھ راضی ہو جائے - کوئی دوئی نہ رہے - خدا کے ساتھ کسی اور کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دوری یا جدائی نہ رہے - یہ تھوڑی سی بات نہین - یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانون کے بعد طے ہؤا کرتی ہے - یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو - صحابہ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے

نماز سے سب مشکل حل ہو جاتی ہے

اور اسی نماز سے انہون نے بڑے بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے - فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے - اگر تم مین بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو - تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو - جو تم سے پہلون نے حاصل کئے تھے - چاہیئے کہ خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو - یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہین کروگے - کچھ نہین بنے گا - بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہین - کہ یہان سے تو بیعت کر جاتے ہین - مگر گھر مین جا کر جب تھوڑی سی بھی تکلیف آئی - یا کسی نے دھمکایا - یا حقہ پانی بند کرنا چاہا - تو جھٹ مرتد ہو گئے - ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہین - صحابہ کو دیکھو - کہ انہون نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے اور جان و مال سب خدا کی راہ مین قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے - کسی دشمن کی دشمنی کی انہین پرواہ تک بھی نہ تھی - وہ تو خدا کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھاتے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہون نے اپنے دلوں مین فیصلہ کیا ہؤا تھا - ایمان وہ ہے - کہ سارا جہان مخالف ہو جائے - ہر طرف سے سانپ اور بچھو کاٹین ہر گوشہ سے بجلی گرے - ہر جگہ سے دکھ ہو - مگر ایمان متزلزل نہ ہو - مگر یہ لوگ ہین جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا - تو دین ہی چھوڑ دیا - ایسے لوگون کی عبادتین بھی محض پوست ہی پوست ہوتی ہین - ایسون کی نمازین بھی خدا تک نہین پہونچتین - بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہین اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہین - خدا تعالیٰ فرماتا ہے - فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون ﴿۴۲﴾

حقیقی نماز

وہ لوگ جو نمازون کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہین - ان کی نمازین نری ٹکرین ہوتی ہین - ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا کو کرتے ہین - تو دوسرا دنیا کو کرتے ہین - جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہین کرتا - تب تک مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا - دیکھو دنیا مین بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے - اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف مین اور مصیبت مین اور ہر ایک خطرناک میدان مین ساتھ دیتا رہے - تو وہ غلام غلام نہین رہتا - بلکہ دوست بن جاتا ہے - یہی خدا کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے - اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے - تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہین چھوڑتا - اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے - وفاداری کا مادہ تو کتے مین بھی پایا جاتا ہے - خواہ وہ بھوکا رہے بیمار ہو جائے - کمزور ہو جائے - خواہ کچھ ہی ہو مگر اپنے مالک کے گھر کو نہین چھوڑتا - اور وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف پر دین سے روگردان ہو جاتے ہین ان کو کتے سے سبق سیکھنا چاہیئے -

ارذل مخلوق سے وفاداری کا سبق لو

لکھا ہے کہ ایک مسلمان پر کچھ مصیبت کے دن آئے۔ بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس کو چار روٹیان دین جب وہ روٹیان لے کر نکلا تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شاید ان روٹیون مین سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینکدی اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کہا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا تب اس نے خیال کیا کہ شاید اس کتے کا خیال ہے کہ مین جو اس گھر کا رہنے والا ہون۔ میرا حصہ ان روٹیون مین نصف ہے اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دیدی۔ مگر کتا اس کو بھی کہا پیچھے چلدیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہین چھوڑتا تو اسے خیال گذرا کہ شاید تین حصے اس کے ہون اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈالدی مگر کتا وہ روٹی کہا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اُسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو بڑا بدذات ہے۔ مالک کر مین چار روٹیان لایا تہا مگر ان مین سے تین کہا کر بھی تو پیچھا نہین چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اُس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دیدی۔ تب کتے نے جواب دیا۔ کہ مین بدذات نہین ہون۔ مین خواہ کتنے فاقے اٹھاؤن۔ مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہین جاتا۔ بدذات تو تُو ہے۔ جو دو فاقے ہی اُٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے گیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سنکر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہوا۔

ایسے ہی گورداسپور مین ایک بلی تھی۔ خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کہاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستون نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہین۔ چنانچہ اونہون نے حلوہ دودھ کچھ چھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکہکر باہر سے قفل لگا دیا۔ تین دن کے بعد جو دیکہا تو بلی مری پڑی تھی اور وہ کہانا اسی طرح صحیح سالم موجود تہا۔ اگر ارذل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی ان مین نہ پائی جائین۔ تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۰ ستمبر کی رپورٹ حسب ذیل ہے
حصار ۲۰ - رہتک ۳ - گوڑگانون ۱۲ - دہلی ۵ - کرنال ۱۲
ہوشیارپور ۱۳ - لودیانہ ۱ - فیروزپور ۱ - منٹگمری ۲ لاہور ۲
امرتسر ۳ - گورداسپور ۱ - سیالکوٹ ۲ - شاہ پور ۲
جہلم ۲۱ - راولپنڈی ۱۵ - ریاست پٹیالہ ۲۸ - کل ۱۸۹

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴-۵۸	۶-۱۰
۱۰	۲	۴-۵۸	۶-۹
۱۱	۳	۴-۵۹	۶-۸
۱۲	۴	۵	۶-۶
۱۳	۵	۵-۱	۶-۶
۱۴	۶	۵-۱	۶-۵
۱۵	۷	۵-۲	۶-۴
۱۶	۸	۵-۳	۶-۳
۱۷	۹	۵-۳	۶-۲
۱۸	۱۰	۵-۴	۶-۱
۱۹	۱۱	″	۶-۰
۲۰	۱۲	۵-۵	۵-۵۹
۲۱	۱۳	۵-۶	۵-۵۸
۲۲	۱۴	۵-۷	۵-۵۷
۲۳	۱۵	۵-۸	۵-۵۶
۲۴	۱۶	۵-۹	۵-۵۵
۲۵	۱۷	″	۵-۵۴
۲۶	۱۸	۵-۱۰	۵-۵۳
۲۷	۱۹	۵-۱۱	۵-۵۲
۲۸	۲۰	۵-۱۲	۵-۵۱
۲۹	۲۱	۵-۱۳	۵-۵۰
۳۰	۲۲	۵-۱۴	۵-۴۹
۳۱	۲۳	۵-۱۵	۵-۴۸
یکم نومبر ۱۹۰۷ء	۲۴	۵-۱۶	۵-۴۷
۲	۲۵	″	۵-۴۶
۳	۲۶	۵-۱۷	۵-۴۵
۴	۲۷	۵-۱۸	۵-۴۴
۵	۲۸	۵-۱۹	۵-۴۳
۶	۲۹	۵-۲۰	۵-۴۲
۷	۳۰	۵-۲۱	۵-۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہین جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہرون مین تہوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر مین [illegible]

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۲	[illegible]	۹	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ رفی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑ کر اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

تازه کودن ایمان به بیعت امیر المومنین غیاث الاسلام والمسلمین
حضرت مہدی موعود و مسیح مسعود ادام اللہ برکاتہم

(از تراب الاقدام عبید اللہ بسمل)

نخستین که در بزم گاه وجود ۔ بآدم سپردند جام شهود
ازاں جام پرتو نمودار شد ۔ که ذرات عالم پر انوار شد
چو آدم بسوے جنان رخت برد ۔ ہمان نور باشیث دانا سپرد
چو پوشید رو شمس شیث از فتوح ۔ درخشنده در دیر شد بوح نوح
ازاں باز از مهر رب جلیل ۔ زبابل عیان گشت بدر خلیل
براهیم چون سوے یزدان شتافت ۔ تجلے ز وادی ایمن بتافت
چو بنهفت رخ از جهان نور طور ۔ شدش ناصره جلوه گاه ظهور
چو گردید آن نور هم ناپدید ۔ زکوه صفا صبح صادق دمید
بهنگام رفتن بقولِ فصیح ۔ خبر داد از مقدم او مسیح
غیاث الامم پیشوائے سبل ۔ همین صدر دیوان تلک الرسل
شهنشاه ملک شفاعت گری ۔ کنارنگ او رنگ پیغمبری
گزین پیرهٔ حضرت کردگار ۔ توان کن ولی عهد روز شمار
فرخشور یزداں بشیر و نذیر ۔ شه عرش فرگاه منبر سریر
سبق خوانده در مکتب من لدن ۔ عیان بودش گشته اسرار کن
بهدگاه جاهش سر و شان سروش ۔ خرد دوش زاغوش حلقه بگوش
بدرگاه آن قبلهٔ راستان ۔ زده آسمان سجده بر آستان
عرب را بسر تاج عزت نهاد ۔ بروے عجم باب رحمت کشاد
چو نمود کار ہدے بانظام ۔ بفرمود آهنگ دار السلام
به امت ز رحمت بداد این نوید ۔ که آید پس از من مسیح سعید
چو روئے زمین پر شود از ستم ۔ فرازد ستم سوئے گردون علم
برون آید از اهل دین آن لبیب ۔ کند قتل خنزیر و کسر صلیب
جهان را نه باگرز و تیغ و سنان ۔ مسخر نماید به حسن بیان
بفرمود آن سرور نیک نام ۔ علیه الصلوٰة علیه السلام
که گر علم دین بر ثریا بود ۔ ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابنائے فارس بر آید یکے ۔ شود نائل آن علم را بے شکے
همان است عیسٰے آخر زمان ۔ که در قریه قدعه دارد مکان
خوشا بخت و اقبال هندوستان ۔ که خورشید شد طالع از قادیان
بدنیا مجسم شده فضل رب ۔ امام زمان قطب اعظم لقب
زنوائیں گل گلشن حیدری ۔ نهال برومند پیغمبری
جز از وے که گردید آخر دگر ۔ هویدا سر قرن رابع عشر
سلام علیک اے امام امم ۔ سلام علیک اے جهان کرم
سلام علیک اے سر برج دین ۔ توئی خسرو ملکِ شرع متین
سمّی جناب محمدؐ توئی ۔ بے مهدی قوم احمدؐ توئی
توئی نائب خاتم المرسلین ۔ ز فضل خدا آمدے بر زمین
درین دور فرخ توئی لاکلام ۔ مثیل مسیحا ۔ علیک السلام
کنون حامی دین و ملت توئی ۔ که میراث خوار نبوت توئی
تو ما را برآوردی از انتظار ۔ ز مهدی و عیسٰے درین روزگار
شهادت ادا کرد بے اشتباه ۔ بر اثبات دعوے توئی مهر و ماه
بدست تو اے سرور نیک نام ۔ بر اعدائے دین گشت حجت تمام
به جنگ مقدس ز کسر صلیب ۔ چها شد به اعدائے ملت نصیب
چو آتهم بقعر جهنم نشست ۔ چلیپا بدوش نصارے شکست
نه آتهم ز قهر الٰهی بمرد ۔ همه آب روئے کلیسا ببرد
بسے چارهٔ جست وانجام کار ۔ شتابنده شد سوے دار البوار
کسانیکه بر دین ترسا ستند ۔ ز بعثت تو بر خویش ترسا ستند
بر اسلام چون شد الد الخصام ۔ چها آمد از چرخ بر لیکهرام
جگرگاه او را قضا بر درید ۔ کشاں موکشانش بدوزخ کشید
عیان گشت در چشم گبر و یهود ۔ ز ترسا و دید پیروان و هنود
که اسلام را دستگاه قوی است ۔ بدنیا همین مذهب ایزدی است
حق است آنچه حق گوئے پیشینه گفت ۔ حق حق پرستان نشاید نهفت
محال است سعدی که راه صفا ۔ توان رفت جز در پے مصطفےٰ
کسانیکه زین راه برگشته اند ۔ برفتند و بسیار سرگشته اند
سر دست گردم اے دین را پاسبان ۔ توئی دستگیر فرو ماندگان
ز حرص و شره مانده ام پا بگل ۔ بجان آمدم زین هوس پیشه دل
بدست تو تجدید ایمان کنم ۔ دل و جان خود را مسلمان کنم
توئی این زمان حجت کردگار ۔ مرا از گو رنج و نکبت برار
نگاهیکه افتاده ام خوار و پست ۔ بیفتم ز پا گر نگیری بدست

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب اون کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ۔ ہرگز مناسب نہیں ۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا ۔ اس لئے ہم تم لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کا نام لے کر کوئی تحریر شائع نہ ہوگی ۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو ۔ والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

ناشر

ایڈیٹر بدر

ضرورت

انشاءاللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ منشی۔ دوکاندار) کاموں میں مہارت رکھتے ہیں۔ ضرورت ہوگی اور نیز دو کاشتکار تنخواہ ناخواندہ وخواندہ خصوصاً احمدیوں کے لئے اطلاع ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاک خانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح اردو۔ نظم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ار

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین ومقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

کاہن احمدی اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ... [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۲ر جلد ۹

الخطبہ
ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہو گی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوہیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوہیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

رسید زر

۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۷ء نمبر ۱۱۰۶ ۔ غلام محمد عبد اللہ صاحب ۱۵ ار
۱۲ " " نمبر ۲۴۲ ۔ مرزا غلام رسول صاحب ۲ ر
۱۲ " " نمبر ۱۱۹۰ ۔ شیخ علی محمد صاحب ر
۱۳ " " نمبر ۱۱۷۴ ۔ شیخ کریم اللہ صاحب ر
۱۳ " " نمبر ۱۰۹۹ ۔ غلام نبی صاحب ر
۱۳ " " نمبر ۱۴۸۵ ۔ محمد صدیق صاحب ار
۱۴ " " نمبر ۸۰۱ ۔ غلام رسول صاحب ۲ ر
۱۴ " " نمبر ۱۱۵۹ ۔ راجہ خان صاحب ر
۱۴ " " نمبر ۱۱۴۳ ۔ کرم الٰہی صاحب ر
۱۵ " " نمبر ۱۶۵۰ ۔ سید نادر علی شاہ صاحب ۸ ر
۱۶ " " نمبر ۱۶۹۱ ۔ علی احمد صاحب ۴ ر
۱۶ " " نمبر ۱۷۰۵ ۔ نبی بخش صاحب ۸ ر
۱۶ " " نمبر ۱۱۲۷ ۔ بابو رمضان علی صاحب ر
۱۶ " " نمبر ۱۱۷۲ ۔ سید علی حسین صاحب ر
۱۶ " " نمبر ۶۸۷ ۔ میر طفیل حسین صاحب ۱۲ ار
۱۶ " " نمبر ۱۰۲۴ ۔ محمد تاج الدین صاحب ۴ ر
۱۶ " " نمبر ۱۸۰۲ ۔ سیٹھ علی محمد صاحب ۸ ر
۱۷ " " نمبر ۱۱۳۸ ۔ محمد اکرم صاحب ۸ ر
۱۸ " " نمبر ۱۵۹۶ ۔ مستری عطا محمد صاحب ر
۱۸ " " نمبر ۱۷۲ ۔ نذیر الدین صاحب ر
۱۹ " " نمبر ۱۰۸۶ ۔ سید نیاز حسین صاحب ع
۱۹ " " نمبر ۷۸۱ ۔ محمد صدیق صاحب ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپا۔